باغ و بہار میں تحیر و تجسّس (fantasy) کے عناصر

محمد اقبال، لیکچرار شعبۂ اُردو، ایف جی قائداعظم ڈگری کالج، راولپنڈی

Abstract

Bagh-o-Bahar is a classic piece of literature in urdu. In this article, elements of fantasy have been brought into light with textual examples.

اُردو کے داستانی ادب میں تحیر و تجسّس (fantasy) کی تلاش کا بڑا ماخذ داستانی متن ہے۔ فورٹ ولیم کالج کے قیام سے پہلے داستانیں چھپی ہوئی صورت میں دستیاب نہیں تھیں۔ داستانوں کے نہ چھپنے کی بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ چھاپے خانے ہی نہیں تھے۔ چھاپے خانوں کے قیام کے بعد داستان گو، داستان نویس بن گئے۔ ان چھاپے خانوں کی بدولت ہم کہہ سکتے ہیں کہ داستانی متون، جو داستانی تحقیق کے بنیادی مآخذ ہیں، اس صورت میں کبھی دستیاب نہ ہوتے، جس شکل میں آج قارئین ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ متون تحقیق کے بڑے مآخذ ہیں اس لئے تحیر و تجسّس (fantasy) کی جستجو کے لئے انہیں زندہ مآخذ سے رابطے کا اہتمام کرتے ہیں۔

باغ و بہار:

''باغ و بہار'' کو بلاشبہ جدید اردو نثر کا پہلا صحیفہ قرار دیا جاتا ہے۔

''باغ و بہار'' کو جدید اردو نثر کا پہلا صحیفہ کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔''[۱]

''باغ و بہار'' اپنے باطن میں لفظی و معنوی سطحوں پر اسرار و رموز کی ایک الگ دنیا بسائے ہوئے ہے۔ باغ و بہار پر جتنے بھی تحقیقی و تنقیدی محاکے سامنے آئے ہیں سبھی میں میر امن کے نثری کمال کو سراہا گیا ہے۔ قصے کی یہ چھان بین کہ یہ میر امن کی ذہنی اختراع ہے یا ''چہار درویش'' کی اردو صورت، اس موقع پر اضافی محسوس ہوتی ہے اور ان امور پر دفتروں کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ یہاں علاقہ صرف باغ و بہار میں فینٹسی کے عناصر سے ہے جس پر شاید پہلے کوئی تحریر نہیں ملتی۔

قصے کے آغاز میں پہلے درویش کی روداد تخت سے شروع ہوتی ہے اور دربدری پر اس کا انجام ہوتا ہے۔ اسی طرح دمشق کے بادشاہ کی بیٹی کی زندگی بھی پیچ در پیچ دوراہوں سے گزرتی ہوئی ایک معمہ بن جاتی ہے۔ ایک عجیب و غریب اسرار کہ اس کے غیاب کی تعبیر کیا ہے۔

قصے کے آغاز میں کہانی کی بُنت کے اعتبار سے قصہ نویس کا انداز بہت محتاط اور منطقی ہے۔ قصے میں علت اور معلول کا رشتہ پیرا بہ پیرا بالترتیب چلتا رہتا ہے۔ جہاں تک قصے کی بنت میں تخیل کا عمل ہے تو وہ پہلے درویش کی اس کہانی سے واضح ہو جاتا